UNIVERSAL LIBRARY
OU_224815
UNIVERSAL LIBRARY

ترجمہ اسپیچ

جو

سر جان ہیویٹ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدۂ آگرہ واودھ نے

بمقام لکھنؤ

دار العلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے موقع پر

۲۸ - نومبر ۱۹۰۸ء کو

ارشاد فرمائی

حسب ایماء مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ میں

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے چھپی

صاحبو۔

مین نے آپ کے اُس اڈریس کا ترجمہ بہت شوق سے سنا جسکا اصل آپ نے میرے پاس اپنی شرع شریف کی زبان عربی مین پیش کیا ہے۔ آپ کا ندوہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ ابتداءً علم الہیات کے درس کی غرض سے قائم ہوا تھا مگر جو حال اُسکے اغراض و مقاصد کا آپ نے بیان کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے ندوہ نے بدین غرض کہ تغیرات زمانہ کے مطابق ترقی کرے اور زمانہ موجودہ کے حالات و ضروریات کے لئے موزون ہوجاے نہایت عقلمندی سے یہ امر طے کیا ہے کہ اپنے منشاء و کارروائی کو وسعت دے۔ سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر نے جو مجھ سے پیشتر اس منصب لفٹنٹ گورنری پر ممتاز تھے آپکے ایک اڈریس کے جواب مین جو اسوقت سے چھ سال پیشتر آپنے دیا تھا یہ فرمایا تھا "آپکا منشاء وہ مقصد تعلیم سے تعلق رکھتا ہے یعنی تعلیم دنیوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی کے حصول کے ساتھ شریک کیا جانا۔ یہ مقصد نہایت اعلی ہے"۔ بیشک آپنے جو مقاصد ندوہ کے قائم کئے ہین یعنی تعلیم کی ترقی اور نصاب تعلیم عربی کی اصلاح اور مسلمانون کے اخلاق کی درستی اور علماے دین کے

باہمی اختلافات کا دور کیا جانا اور مسلمانون کے عام فلاح و بہبود کی ترقی یہ نہ صرف اس
قابل ہین کہ پیروان مذہب اسلام انکی حمایت و اعانت کرین بلکہ یہ ایسے کل اشخاص کی حمایت
و اعانت کے بھی قابل ہین جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر غیر متعصبانہ طور پر مانتے
ہین - آپ پولٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات سے احتراز کرتے ہین اور ندوہ کے قیام کے
متعلق قواعد مین سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھینگے بجز
اس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپکی رائے دریافت کرے - یہ سنکر بہت
خوشی ہوئی کہ آپنے گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت خیالات وفاشعاری کا اظہار ایسے صاف
الفاظ مین کیا ہے جسکے معنی مین کچھ شک نہین ہوسکتا ہے اور مجھکو یقین ہے کہ آپکے
ندوہ اپنا اثر اسطرح ڈالیگا کہ حکام کی تائید ہو اور شورش و فساد و خیالات بداندیشی کی مخالفت کیجائے
آپ کی جماعت کو جو بلحاظ اپنی سرشت ہی کے تبدیلات و تغیرات کے خلاف ہے حالات
موجودہ کی سخت ضرورتون کے باعث یہ تجویز اختیار کرنی پڑی ہے کہ عربی تعلیم کے
نصاب قدیم مین اسطور پر ترمیم کرے کہ آپکی مذہبی زبان کے طلبا ایک حد تک اہل یورپ کے
سائینس اور علم ادب اور فنون کی بھی تعلیم پائین جو زمانہ حال مین ملک ہند کیلئے نہایت ضروری
ہوگئی ہے مگر جس سے آپکے ہم مذہب گذشتہ پشتون مین بہت ہی کم بہرہ مند تھے -
دس سال ہوئے ایک دارالعلوم ابتدائی مدرسہ عربی کے طور پر قائم کیا گیا تھا - یہ جلد ترقی پاکر

بہ نسبت پیشتر کے زیادہ اعلیٰ درجہ کا مدرسہ ہو گیا اور آج کے دن ہم اُن عمارات کا سنگ بنیاد نصب کرنیکے لئے جمع ہوئے ہین جو آپکے کالج یعنی اعلیٰ دار العلوم کا مقام ہونگی۔ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے یہ معلوم ہو کر ہمکو نہایت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر ہارووز صاحب کی رائے مین آپکا مدرسہ عربی ممالک متحدہ مین سب سے بہتر اور مکمل ہے۔ صرف اس مدرسہ مین عربی بطور مروج زبان کے سکھائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض لغرض تحصیل علم تعلیم دیجاتی ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ کل ملک ہند مین صرف یہی ایسا مدرسہ اعلیٰ ہے جہان مولویون کو درس دینے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ آپکا منشا یہ ہے کہ یہان کے طلبہ کو تربیت و تعلیم دیجائے اور اُنمین امانت و دیانت اور وفاشعاری کے خیالات قائم کئے جائین۔ اسکے ساتھ ہی چونکہ آپکی رائے مین قوم مسلمانان کی بہبود آیندہ بلحاظ تمدن و اخلاق اُس اثر پر موقوف ہے جو جماعت علماء عام لوگون پر ڈال سکتی ہے اس وجہ سے آپنے یہ دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے کہ طلبہ کو یہ موقع دیا جائے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ سے بھی کچھہ بہرہ یاب ہون جنکے بغیر وہ دوسری قومون کے تعلیم یافتہ لوگونکی برابری نہین کرسکتے۔ مین نصاب تعلیم مین علم ادب انگریزی داخل ہے مگر انگریزی کی تعلیم کم ضروری قرار دیگئی ہے اور جیسا کہ بتلایا جاتا ہے تمام عربی تعلیم کیطرف زیادہ توجہ کیجاتی ہے۔ آپکی اس خواہش سے کہ ملاؤن اور واعظونکی تعلیم مین دنیوی علوم بھی شامل کر دئے جائین آپکا منشا یہ ہے کہ اُن لوگون کے لئے جو اب بھی قدیم اسلامی طرز کی تعلیم زیادہ پسند کرتے ہین کاروبار معاش کی تعلیم کا اُس سے بہتر سامان کردیا جائے جیسا کہ نہا

ایسے علوم کی تحصیل مین مصروفیت سے ہو سکتا ہے جنہین محض قدامت ہی کے باعث علم سائنس جدید کی طرف سے بے پروائی بلکہ مخالفت بھی ہے - دنیوی تعلیم

حال مین یونیورسٹی الہ آباد کے جلسہ کانووکیشن مین جو تقریر مین نے کی اُس مین زمانہ موجودہ کے اُس میلان کی نسبت کہ تعلیم کو مذہب سے بے تعلق کردیا جاے مین نے افسوس ظاہر کیا تھا- آپ نے اپنے ایڈریس مین یہ بیان کیا کہ آپکا سب سے اہم و ضروری کام یہ ہے کہ عموماً تعلیم عربی مین اصلاح کی جاے اور اسطرح ایسے علما زمانہ حال کی ضروریات کے موافق طیار کئے جائین جو عام خلائق کی معاملات مذہبی مین ہدایت کرین - آپ کی یہ کوشش کہ اُن لوگون کو جو آپ کے دار العلوم مین پڑہتے ہین جہان تک کہ طرز قدیم کے ساتھ ساتھ ممکن ہو ایسی تعلیم دی جاے جو بہ نسبت سابق کے بہتر اور زیادہ وسیع خیالی پر مبنی ہو آپ کی قوم کیلئے بہت مفید کام ہے جسکی سخت ضرورت تھی اور یہ ایسا کام ہے جو صدق دل سے اعانت اور حوصلہ افزائی کے قابل ہے - اُس تقریر مین جسکا مین نے ابھی ذکر کیا مین نے یہ ظاہر کیا ہی کہ مین عموماً اس تجویز اور اسی قسم کی ایسی دوسری تجویز ذات سے ہمدردی اور اتفاق رکھتا ہون جنکا مقصد یہ ہے کہ علم کے ساتھ نیک خلقی و پاک دلی کو شریک کیا جاے اور تعلیم سے مذہب کو الگ کردینے کے میلان کو روکا جاے - ملک ہند مین گورنمنٹ برطانیہ نے یہ عہد کرلیا ہی کہ بلحاظ مذہب کسی کی جانبداری نہ کریگی مگر اس اصول مین اس سے خلل نہین آتا ہی کہ آپکی سی جماعت متعلقہ علوم مذہبی کو اس غرض سے اعانت

دی جاسے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھہ دنیوی تعلیم بھی دیا کرے بشرطیکہ وہ امداد جو گورنمنٹ سے ملے محض دنیوی تعلیم کی اغراض کے کام مین لائی جاسے اور مذہبی تعلیم اور دنیوی تعلیم مین صاف فرق کردیا جاسے اور جو روپیہ دنیوی تعلیم کی غرض سے ہون اُنکا ایسے عہدداران گورنمنٹ کو جو معائنہ کی غرض سے مقرر کئے جائین ہر وقت معائنہ کرنے دیا جاسے - ان خیالات کے لحاظ سے اور اس اُمید سے کہ آپکے دار العلوم سے ایسے عربی و فارسی کے عالم دستیاب ہونگے جو اسکولون مین پڑہانے کے کام کیلئے مفید ہوسکتے ہین گورنمنٹ نے یہ تجویز کریا ہی کہ آپکو وہ زمین دے جس پر اسوقت ہم سب موجود ہین اور آپکے دار العلوم کے قائم رکھنے مین مدد دینے کیلئے سالانہ رقم عطیہ دے -

ایسے دار العلوم مین جسکا مقصد تعلیم ایسی ہو جیسی کہ ندوہ دینا چاہتا ہی کچھ عجب نہین ہے کہ آیندہ زمانہ مین ایسی استعداد کے عالمون کا فرقہ پیدا ہو جو وحی و الہام کی سائنس زمانہ حال کے ساتھ اور روایات کی ایجادات کے ساتھ اور پُرانی کتب دین کی نئے خیالات کے ساتھ مطابقت و اتحاد ظاہر کرسکین - ایسی جماعت علما کی ضرورت اس وقت بھی اس غرض سے ہے کہ وہ اختلافات پیدا نہ ہونے دئے جائین جو ہمیشہ درمیان اُن لوگون کے جو سخت اصول کے پابند ہین اور اُن سے کے جو تغیر پر رعایت کرتے ہین پیدا ہوتے رہتے ہین -

بے تحملی او تعصب ترقی و اصلاح مین سب سے زیادہ خلل انداز ہوتے ہین اور اس سے نہ صرف

رعایا بلکہ حاکم کو بھی بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے کہ ایسے وسیع الخیال علماے مذہبی کی جماعت
پیدا ہو جنکے اثر سے ضرور اُن اشخاص کثیر التعداد کی ترقی اور تہذیب مین مدد ملیگی جو علما سے ہدایت
پاتے ہین اور مشورہ کیا کرتے ہین - آپ سب صاحب اس سے واقف ہین کہ ممالک مشرقی اور مغربی
دونون مین اختلافات مذہبی سے دنیا کی ترقی مین خلل پڑتا رہتا ہے اور ملک انگلستان کی تواریخ
مین بہت سے جنگ و جدل و نزاعات کا حال لکھا ہے جو اختلافات مذہبی سے پیدا ہوے - مجھے
اسکی اُمید معلوم ہوتی ہے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے جسمین لوگونکو دوسرونکے عقاید و رسوم کا پاس و
لحاظ ہوتا جاتا ہے اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ایسا اتفاق و اتحاد جو باہمی درگذر و حلم و تحمل
سے پیدا ہوتا ہے رفاہ عام کے لئے بہ نسبت اسکے زیادہ مفید ہے کہ ہر فریق اور فرد اپنے
ہر ایک عقیدہ کی تعمیل پر خواہ وہ نہایت ضروری نہ بھی ہو پورا زور دے اور اصرار کرے - گو اس سے
دوسرون کو ملال پہونچنے کا اندیشہ ہو - ابھی دو ہی روز ہوے کہ دولت برٹانیہ کے وزیر سر رشتہ
تعلیم سے یہ معلوم ہوا کہ انکو یہ توقع ہے کہ نئے مسودہ قانون متعلقہ تعلیم عام مین جو ابھی پارلیمنٹ
کے ہاؤس آف کامنس (یعنی جماعت قائم مقامان عوام) مین پیش ہوا ہے ایسا تصفیہ
باہمی داخل ہوگا جو مستقل قسم کا ہوگا کیونکہ کسی ایک فریق کو دوسرے پر غلبہ نہین ہوا ہے اور
اسمین سب نے دوسرونکے خیالات کے لحاظ سے رعایات مد نظر رکھی ہین - آپ صاحبون کو
معلوم ہے کہ لکھنؤ مین شیعہ اور سُنیون کے نزاعات کی وجہ سے جو عرصہ سے مسلسل طور پر چلے

آتے ہین اضطراب و پریشانی پہیلی ہے۔ آپنے فخر کے ساتھہ جو بالکل بجا ہے بیان کیا ہے کہ دارالعلوم کے طلبا اور مدرس ان قابل افسوس اور حقیر جھگڑون مین شریک ہونے سے محترز رہے ہین اور نیز یہ بیان کیا ہے کہ آپکے ندوہ کے علما ہمیشہ صلح و اتحاد کا وعظ و نصیحت کرتے رہے ہین۔ ہر دو فرقون کے درمیان جن معاملات کی نسبت نزاع ہے اُنکی تحقیقات اسوقت ایک منصف عدالت کر رہی ہے اور مجھے توقع ہے کہ وہ ایسا تصفیہ کریگی جنسے یہ اختلافات ہمیشہ کیلیے جاتے رہینگے۔ اب ایسا زمانہ ہے کہ پیروان مذہب اسلام کو مناسب ہے کہ اتفاق کرکے چھوٹے چھوٹے امور باعث اختلاف کو فراموش کردین اور متفق و متحد ہوکر کُل قوم کی عام بہبود و رفاہ کے لیے سعی و کوشش کرین۔ مین توقع کرتا ہون کہ کُل صاحبان ذی رسوخ جو آج یہان موجود ہین پوری کوشش جو اُنکے امکان مین ہے اس غرض سے کرینگے کہ اُس کمیٹی کی سعی و محنت کا جو فی الحال منعقد ہے یہ نتیجہ ضرور نکلے کہ مستقل قسم کا تصفیہ اُمور نزاعی کا ہو جاے۔

جس تپاک و گرمجوشی سے آپ صاحبان نے میری آمد کی تعظیم کی ہے اُسکا مین مشکور ہون اور آپکے اُس اظہار شکریہ سے مجھکو بہت مسرت ہوئی جو اُس زمین کے ملنے کی نسبت آپنے کیا ہی جو گورنمنٹ نے آپ کو عطا کی ہے۔ تمام ملک ہند سے آپکے مذہب کے اور لوگون نے بہی میرے پاس مراسلات بغرض اظہار شکوری بہیجے ہین اور

اِس موقع پر مین اُنکے موصول ہونے کا شکریہ کے ساتھہ اعتراف کرتا ہون - اس امر کے معلوم ہونے سے مجھکو خوشی ہوئی کہ آپکے مذہب کے والیان ملک سے بہت فیاضانہ مدد آپ کو ملی ہے اور بالخصوص ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھاولپور سے انہین بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فیاضی سے ہم اس قابل ہوے ہین کہ آج یہ رسم نصب سنگ بنیاد ادا کر رہے ہین جسکی غرض سے ہم سب جمع ہوے ہین - یہ معلوم ہونے سے مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ لکھنؤ کے حکام سول آپکے ندوہ سے توجہ اور مہربانی کے ساتھ سلوک کرتے رہے ہین - ہمارے اس جلسہ کا افتتاح اس طرح ہوا کہ قاری صاحب نے چند آیات آپکے مذہبی کلام پاک مین سے پڑھین - مین اب اُنسے درخواست کرتا ہون کہ چند مناسب موقع آیات قرآن شریف کی پڑھکر اس کلام کی انجام دہی کیلیئے دعاے خیر و برکت کرین اور بعد اسکے مین سنگ بنیاد نصب کرونگا اور میری خواہش دلی ہے کہ جو دار العلوم یہان قائم ہو اُسمین ہر طرح کامیابی حاصل ہو -

اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

پاک پروردگار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورۃ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ چاروں طرف سے کتابین بغرض طبع آنی شروع ہوگئین۔ اگرچہ ہمارا ایک مطبع اسی نام کا حیدرآباد دکن مین اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ بارہ سال مین اتنا مشہور ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع آگرہ مین بھی جاری کرنے کی نوبت آئی۔

مطبع شمسی آگرہ کی چھپائی کا نمونہ یہ کتاب خود موجود ہے۔ ہمین چھپائی۔ لکھائی صفائی کی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ جب چیز سامنے موجود ہے قدردان خود اچھے برے کو پرکھ لین گے۔ اب رہا نرخ وہ بھی اتنا سستا کہ لوگ تعجب کرینگے۔ اگر کتاب کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکنے ولایتی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے ۴۵ جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۴۰ جز

جن صاحبون کو ہمارے آگرہ کے کارخانہ مین کتاب۔ نقشہ۔ فارم طبع کرانا ہو وہ مشتہر سے خط و کتابت کرین مگر صاحبان حیدرآباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی کیونکہ **محمد ابراہیم خان** اکبرآبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدرآباد دکن مین موجود ہین جنسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے۔

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر مطبع شمسی آگرہ

شروع ہے سایہ

۳۷۸۱۵۴

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ و مجلس انتظامی [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲۔ اساتذہ و عہدہ داران جامعہ [illegible] نصابی کتب کے علاوہ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں اپنے پاس رکھ سکینگے۔ اور [illegible]

[illegible] دارالترجمہ [illegible] ترجمہ شدہ درسی کتابیں بی۔ اے اور [illegible] بی اے ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۳۔ طلبا میں [illegible] ایم۔ اے [illegible] اپنے پاس [illegible] رکھ سکینگے۔ [illegible] حساب

[illegible] پانچ کتابیں [illegible] کتابیں [illegible] لیا جائیگا۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں [illegible] فی کتاب [illegible] کرایہ کی جائیگی [illegible]

[illegible] کسی نوع کی کتابیں گم [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔

[illegible] کتابیں گم یا خراب [illegible] تو [illegible]

۵۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنایا یا پنسل سے [illegible]

[illegible]

۶۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں [illegible] باہر نہ جا سکینگی۔ فقط